بستانِ امیری

مرتبہ و مصنفہ

مصورِ جذبات ترجمانِ فطرت لسان الملک ندرتِ بیان

افتخار الشعراء جناب صاحبزادہ محمد متین اللہ خان صاحب واثق

سکریٹری انجمن خاندانِ امیریہ

پبلک لیتھو پریس چھوٹا کھر محلہ پیکان

دیباچہ

بہت روز سے ارادہ ہے کہ ٹونک کی تاریخ مرتب کروں لیکن اسکے اسباب فکر معشیت ودیگر مصروفیت نے پیدا نہیں ہونے دیئے۔ ٹونک اور نواب امیر الدولہ بہادر مجاہد اعظم بانی بنائے ریاست ٹونک کے حالات گو شائع ہوئے ہیں لیکن انہیں تاریخ نہیں کہا جاسکتا۔ یہ ارادہ بجز تائید وتوفیق الٰہی پورا ہوتا نظر نہیں آتا۔

مجھ سے بعض حضرات اہلِ خاندان نے درخواست کی کہ خاندان وسیع ہوگیا ہے ہم چاہتے ہیں نواب امیر الدولہ بہادر کے خاندانی حالات پر مختصر سی روشنی ڈالتے ہوئے نواب ابراہیم علیخانصاحب بہادر صولت جنگ کی صحیح النسب اور نجیب اولاد کو علیحدہ دکھایا جائے اسی کے ساتھ سلسلۂ نسب جن شاخہائے خاندان کا غیر مخلوط ہو وہ بھی ظاہر ہو جائیگا۔ میں نے اسکا ارادہ مصمم کرکے اس کی ترکیب وترتیب شروع کردی۔ اس سے کسی کی دل آزاری منظور نہیں ہے۔ نہ اسے ٹونک کی تاریخ کہا جاسکتا میرے اغراض ومقاصد سے یہ ایک علیحدہ چیز ہے جسے حسب خواہشات سابقہ ترتیب دے رہا ہوں۔

متین اللہ خاں ٹونکی

۲۵ ستمبر ۱۹۷۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی

(امیر الدولہ بہادر کی ہر اولاد جائز تھی)

سب سے پہلے یہ بات ظاہر کر دینی ضروری ہے کہ نواب امیر الدولہ بہادر مجاہد اعظم کی زندگی توپوں اور بندوقوں کی آتشیں فضا اور تلواروں کی جھنکاریں بسر ہوئی۔ ان کے محلات اور اولاد قلعہ شیر گڑھ میں رہتے تھے اور ارض بر اعظم ہندوستان انکی جولانگاہ تھی۔ انہیں عیش و عشرت اور اطمینان کا کوئی ایسا موقعہ نہ ملا جو وہ مطمئین زندگی قصور والوا نہائے شاہی یا پری جمالوں کی صحبت میں گذارتے۔

ایک وہ شخص جس کی زندگی اس طرح جنگ و جدل میں گذر رہی ہو وہ خدا اور رسولؐ کے خوف اور ان کے احکام سے غفلت نہیں کر سکتا۔ وہ کسی زنا اور شراب خوری کو اپنا شعار نہیں بنا سکتا اسلئے ان کی کسی اولاد کے لئے نعیاذاً باللہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ غیر منکوحہ عورت سے تھی۔ وہ تو بڑی بزرگ اور منتخب برگزیدہ ہستی تھی لیکن اس کے بعد ابتدائے عہد خلیلی میں نواب علی نصاحب بہادر کی بھی ناجائز اولاد نہ تھی جوں جوں نوجوان فرمانروا عیش و عشرت ان قیود نسل و نکاح سے آزاد ہوتا گیا۔

ان کو اپنی نسل میں شجاعت قائم رہنے کا خیال فطری تھا۔ اور ہونا چاہیئے تھے۔ انکی پرورش افغان ماں باپ کی آغوش میں ہوئی تھی اور انکا

مشغلہ شمشیر زنی اور نبرد آزمائی تھا۔ اسلئے انھوں نے اس امر کا کافی لحاظ رکھا کہ پست اقوام عورات ان کے شبستان شاہی میں داخل نہوں۔

جب ہم ٹونک کے خاندان پر ایک غائر نظر ڈالتے ہیں تو دیکھتے ہیں نواب محمد علیخاں صاحب بہادر تک نسل و نجابت اور نکاح شرعی کا کافی لحاظ رکھا گیا ہے۔ اور محمد علیخاں صاحب بہادر کی اولاد تمام بہترین نسل کی عورات سے منکوحہ اولادیں ہیں۔ نواب محمد ابراہیم علی خانصاحب بہادر نے البتہ اس امتیاز نجابت و نکاح کو اٹھا دیا تھا۔ اور خاندان امیریہ میں پست اقوام کا داخلہ اور غیر منکوحہ اولاد کی کثرت اسی عہد خلیلی سے شروع ہوتی ہے جس نے عام طور پر الناس علی دین ملوکہم کے مصداق خاندان سے امتیاز نسل و نکاح اڑا کر وہ نسلی جوہر شرافت جو نواب محمد علی خانصاحب بہادر اور ان کے خاندان میں ودیعت چلا آتا تھا۔ فنا کر دیا۔

جب جامع مسجد ٹونک کی بنیاد قائم ہوئی اور سنگِ بنیاد رکھا جانے لگا تو نواب امیرالدولہ بہادر نے تمام شرفا علما اور صلحائے شہر کو اس جگہ جمع کر کے فرمایا "زنا تو بڑی بات ہے جس شخص نے کسی نامحرم عورت پر بری نظر ڈالی ہو وہ سب سے پہلے اپنے ہاتھ سے بنیاد اس مسجد کا رکھے"۔

یہ سنکر کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ سب سکوت میں رہ گئے کافی انتظار کے بعد بڑھ کر کہا "الحمد للہ مجھے ان دونوں باتوں پر ناز ہے" یہ کہکر بنیاد قائم کر دیا۔

نواب وزیرالدولہ بہادران کی زیر تربیت رہے اور غیرت دار باپ کے بیٹے ہونے کی حیثیت سے وہ تمام خوبیاں وراثتاً جو نواب امیرالدولہ بہادر میں تھیں انکو ملیں۔ لا بیہ۔ ان کی زندگی اس طرح گذری کہ خادمان خاص نے بھی نواب صاحب کو محل میں جاتے اور برآمد ہوتے نہیں دیکھا۔ ایک مرتبہ نواب صاحب محل میں رونق افروز تھے۔ یکایک ان کے روبرو چند جوان لڑکیاں سفید چادروں میں لپٹی ہوئیں پیش ہوئیں نظر اونچی تھی نیچی ہوگئی۔ اور فرمایا آج یہ کون بے ادب ناواقف مزاج عورات بے غیرت و بے شرم تھیں جو اللہ کی نیاز سے بے تکلف ہمارے سامنے آگئیں۔ اور بیگم صاحب آپ نے بھی اس امر کو جائز رکھا۔ بیگم صاحب نے مسکرا کر فرمایا یہ تمہاری لڑکیاں ہیں میں نے قصداً بلوا کر دکھایا ہے۔ اب یہ جوان ہوگئیں۔ ان کی شادی کب کروگے؟" اُفوہ یہ ہماری لڑکیاں ہیں۔ آج ہی ان سب کا عقد ہے" چنانچہ اسی روز شرفائے نکاح کرا دئے گئے۔ نواب وزیرالدولہ بہادر کی یہ غیرت کا عالم تھا کہ زیر ناف پھوڑا ہوا تو جراح کو نہیں دکھایا۔ اور خود اُسترے سے چیر ڈالا۔ جس باپ کا ایسا بیٹا ہو وہ کیونکر فحش کارانہ بے غیرتی رکھے گا۔ یہ مجھے یوں کہنا پڑا کہ جب نواب ابراہیم علیخاں صاحب بہادر کی جائز و اولاد کی کثرت ہوئی تو خاندان حیثیات کو ضبط کرنے کی ضرورت ہوئی سب سے ادہ میر خانصاحب کے ورثا کے الاؤنس کو بہ این الزام ضبط کیا کہ صاحبزادہ اب امیرالدولہ کی ناجائز اولاد یعنی غیر منکوحہ عورت سے تھے۔

ستی پر جس کی مختصر حالات زندگی پیش کئے گئے۔ جو علاوہ

مقتدر مجاہد ہونیکے جدامجد بھی تھا۔ کتنا غلط بے بنیاد اور ذلیل الزام لگایا ہے۔ جس کا ثبوت تک نہیں ملسکا۔ نہ مل سکتا۔ اللہ تعالیٰ نواب ابراہیم علیخاں صاحب کو معاف کرے اور اسکا مواخذہ نہ فرمائے۔

نواب ابراہیم علیخاں صاحب بہادر نے تمام زندگی عیش و عشرت میں گذاری اور بے قید مُرشد ہے۔ اس وجہ سے ہمیں انکی جائز اور نجیب الطرفین اولاد کو مخلوط ابراہیمی" سے چھانٹ کر علیحدہ نکالنا پڑا۔

نواب ابراہیم علیخاں صاحب بہادر کی پہلی شادی اور دوسری !

سب سے پہلے نواب محمد علیخاں صاحب بہادر خلد آشیاں نے نواب صاحب موصوف کا عقد بدر جہاں بیگم صاحبہ سے کرایا۔ جو نجیب الطرفین پٹھانی اور انکے دور کے متعلقین تھیں۔ ان سے ایک لڑکی اختر النسا بیگم ہوئیں جنکی شادی جناب صاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب بہادر سے ہوئی ہم نے یہ التزام کیا ہے کہ نواب ابراہیم علیخاں صاحب بہادر کی نجیب الطرفین لڑکی کی شادی جس شاخ خاندان میں ہوئی ہے اگر وہ خود بھی نجیب الطرفین شاخ امیری سے متعلق ہو تو اس کا سلسلہ نسب بھی دیں لکھدیا ہے۔ ورنہ شوہر کے نام لکھدینے پر اکتفا کی ہے اختر النسا بیگم کی شادی جناب صاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب بہادر سے ہوئی جن کا* سلسلہ نسب حسب ذیل ہے۔

نواب امیر الدولہ بہادر۔ نواب وزیر الدولہ بہادر۔ نواب محمد علیخانصاحب بہادر

صاحبزادہ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر۔ (انکی شادی اقبال زمانی بیگم صاحبہ (پٹھانی) سے ہوئی۔)

صاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب بہادر۔

اختر النسا بیگم صاحبہ لاولد فوت ہوئیں۔ دوسری شادی نواب متن خانصاحب ساکن جے پور کی ہمشیرہ کلاں نواب خاتون بیگم سے ہوئی اور بوجہ غیر دلچسپی انہیں طلاق دیدی گئی لیکن انکی اعزازی حیثیت تاحین حیات برقرار رہی یہ بیگم بھی لاولد فوت ہوئیں۔

(ملکۂ عالیہ نواب فردوس زمانی بیگم صاحبہ فردوس مکانی)

تیسری شادی نواب ابراہیم علیخانصاحب بہادر کی لاڈلی بیگم صاحبہ سے ہوئی اس عالی قسمت والا تبار بیگم کے مفصل حالات ہمیں شرح وبسط کے ساتھ تحریر کرتے ہیں کیونکہ اس بیگم کا ٹونک کی تاریخ میں وہ اعلیٰ مرتبہ ہے جو تاریخ ہندوستان میں ملکہ نورجہاں بیگم کا۔

لاڈلی بیگم صاحبہ رامپور کی پٹھانی تھیں انکی والدہ ماجدہ امراؤ خانم رامپور سے آکر بدرجہاں بیگم صاحبہ کے محل میں بزمرۂ مصاحبان خاص ملازم ہوئیں۔ جو لوگ حالات محلات شاہی سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ بیگمات شاہی کی ہم جلیس وہم صحبت عام ملازمات نہیں ہوتیں تھیں۔ امراؤ بیگم کے سپرد توشہ خانہ کردیا گیا تھا اور بیگم صاحبہ کی پوشاک کی دیکھ بھال انکے [illegible] میں بھی۔ اس وجہ سے بعض لوگ انہیں مغلانی سمجھتے ہیں۔ چنانچہ امراؤ خانم [illegible] بھی یہ عزت کی ملازمت اختیار کی۔ انہیں کے ساتھ انکی لڑکی لاڈو خانم بھی تھی

جو جوانی کے ابتدائی مدارج میں گامزن تھی۔

جب لاڈو خانم کی عمر ۹ سال کی تھی اسکا عقد مسمی عبدالحکیم خاں رامپوری سے ہو گیا تھا۔ چونکہ لڑکی نابالغہ تھی اور والد کا سایۂ عاطفت سر سے اٹھ جانیکی وجہ سے امراؤ خانم اسکی شادی کر نہ سکتی تھی اسلئے ٹونک آکر اسے ملازمت کرنی پڑی۔ تاکہ وہ بغیر امداد اعزا اپنی دوشیزہ ناکتخدا لڑکی کی شادی کر دے۔

جب کوئی رنگین گل چمن میں کھلتا ہے تو باغباں اور بلبل کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ جب چاند آسمان پر چمکتا ہے تو اس کی روشنی سے تمام فضا منور ہو جاتی ہے اسوقت لاڈو خانم کی آغاز جوانی کے ساتھ حسن جہاں سوز کی ضیا بھی آسا فلک شمسی کو منور کئے تھی کیونکہ ممکن تھا کہ نواب ابراہیم علیخاں صاحب بہادر تک اس حسن کے چرچے نہ پہونچ جاتے۔ چنانچہ یہ خبر پہونچتے ہی کہ حسن درخانہ وما گرد جہاں میگردیم نواب صاحب نے امراؤ بیگم کے پاس پیام شادی پہونچا ہی دیا جو بدرجہاں بیگم صاحبہ کی نظر میں یہ گل مدت سے خار کی طرح کھٹک رہا تھا اور اس وجہ سے انہوں نے حتی المقدور اس آفتاب تاباں کو سات پردوں میں چھپا کر رکھنے کی کوشش کی تھی۔

امراؤ خانم کے پاس جیسے ہی یہ پیام پہونچا وہ گھبرا سی گئیں اور بہ مشورہ بدرجہاں بیگم صاحبہ لاڈو خانم کے خاوند کو رامپور سے اس غرض سے طلب کیا کہ اس کے آتے ہی لاڈو خانم کو اس کے حوالے کر دیا جائے۔ چنانچہ اطلاع پہونچتے ہی عبدالحکیم خاں شوہر لاڈو خانم ٹونک آگیا۔

خط تقدیر کو کوئی طاقت نہیں مٹا سکتی۔ تقدیر کے آگے ہر تدبیر کو ناکامیاب ہوتے دیکھا ہے مشیت الٰہی کے خلاف بدرجہاں بیگم اور امراؤ خانم کی جدوجہد کیونکر کامیاب ہو سکتی تھی۔ نورجہاں جنگل میں پیدا ہوئی جنگل میں چھوڑی گئی لیکن محلات شاہی میں پرورش پائی شیر افگن خاں سے نکاح کر دیا گیا۔ لیکن ملکہ ہند ہو کر رہی۔ اکبر جیسے شہنشاہ اعظم کی تمام تدابیر کو شکست کھانی پڑی۔ وہی حال بالکل قریب قریب لاڈو خانم کا تھا۔

نواب ابراہیم علیخاں صاحب بہادر نے جیسے ہی یہ سنا کہ عبدالحکیم خاں اس غرض سے طلب کیا گیا ہے کہ لاڈو خانم کی شادی کر کے وہ قلعہ معلّٰی سے رخصت کر دی جائے اور اس میں زبردست ہاتھ بدرجہاں بیگم کا ہے۔ نواب صاحب نے قبل اسکے کہ وہ اپنی خوشدامن سے جا کر ملے۔ اسے روپیہ اسکی منہ مانگی رقم دے کر طلاق نامہ حاصل کر لیا۔ جو دفتر نیابت میں رہا۔ اور وہ امراؤ خانم کے پاس قلعہ معلّٰی بھیجدیا گیا۔ اس کارروائی سے بدرجہاں بیگم کا غصہ بھڑک اٹھا اور اب نکاح اوّل کے عذر کے بعد امراؤ خانم کے لئے انکار کرنے کی کوئی وجہ نہ رہی تھی۔

لہٰذا لاڈو خانم ملکہ عالیہ نواب فردوس زمانی بیگم کے لقب سے ملقب ہو کر پہلو نشین نواب ابراہیم علی خاں صاحب بہادر بنیں۔

ایک روز تمام متعلقین نواب فردوس زمانی بیگم صاحبہ انکے پاس بیٹھے تھے اور نواب صاحب بھی تھے بیگم صاحبہ نے فرمایا کہ نواب صاحب آج میں اپنے بیٹیوں بیٹوں پوتوں۔ اور نواسوں کے روبرو جو اسوقت سب ماشاءاللہ موجود ہیں تم سے چند سوالات کرتی ہوں اور ان کے

جوابات تمھیں معقولیت سے بہ قسم دینے ہونگے۔ مذاق کا یہ وقت نہیں ہے میں چاہتی ہوں اپنی از تمھاری زندگی میں ان لوگوں کے خیالات اپنی جانب سے درست کردوں۔ دنیا میں دوست بھی ہوتے ہیں دشمن بھی۔ ممکن ہے ہمارے بعد ہمارے متعلق ایسی باتیں ملائی جائیں جن سے ان لوگوں کو غیرت آئے۔ اور شرمندگی ہو۔ کہو معقولیت سے جواب دوگے ؟۔

یہ کہکر انہوں نے قرآن پاک نواب صاحب کے روبرو منگوا کر رکھدیا اور کہا جو جواب دو قرآن شریف پر ہاتھ رکھکر دینا۔ "بتاؤ نکاح سے پہلے کبھی تم نے مجھے دیکھا۔ یا میری تمہاری کبھی آشنائی رہی" ؟ نواب صاحب نے قرآن شریف پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ میں نے نکاح کے بعد تمھیں دیکھا۔ کبھی اس سے قبل نہ بے پردہ دیکھا۔ نہ خدانخواستہ کوئی ناجائز تعلق رہا۔

اب وہ ہماری طرف پلٹیں۔ اور کہا "خبردار بچو! اگر کبھی یہ گمان بھی کیا کہ ہماری ماں۔ ہماری دادی۔ یا ہماری نانی نے نواب ابراہیم علیخاں سے آشنائی کر کے نکاح کیا۔ میری ماں کی ہرگز خوشی نہ تھی کہ نواب صاحب سے میرا نکاح ہو۔ مگر یہ سب تمھارے باپ دادا اور نانا کی فتنہ پردازی اور کوشش سے ہوا۔ سن لیا تم نے۔ میں خدا کا شکر ہے باعصمت نواب صاحب کے پاس پہونچی ہوں۔

ملکہ عالیہ نواب فردوس زمانی بیگم صاحبہ کی اولادیں یوں تو بہت ہوئیں۔ لیکن جو زندہ رہ کر صاحب اولاد ہوئیں۔ وہ حسب ذیل ہیں۔

ابرار النسا بیگم - احمر النسا بیگم - حمرۃ النسا بیگم - جناب صاحبزادہ عبد الحفیظ خانصاحب بہادر ولیعہد ریاست - جناب نواب سعادت علیخانصاحب بہادر صولت جنگ - جناب صاحبزادہ عبد الرشید خانصاحب بہادر ولیعہد نواب سعادت علیخانصاحب بہادر رشید النسا بیگم عرف ٹوٹا بیگم -

نواب فردوس زمانی بیگم صاحب نے اپنی لڑکیاں جن شاخہائے خاندان امیر پر بیاہیں نجابت خاندانی کا اسی طرح لحاظ رکھا - انکی لڑکیاں مخلوط النسل اہل خاندان کو نہیں دی گئیں - اسی طرح انہوں نے جسقدر اپنے لڑکوں کے لئے لڑکیاں لیں وہ بھی بہ لحاظ نجابت لیں - اب میں بتاؤنگا کہ ان کی صاحبزادیاں اور صاحبزادے کہاں کہاں بیاہے گئے اور انکی کسقدر اولادیں ہوئیں - اسی سلسلہ میں بیشتر حصہ خاندان کی ان شاخوں کا بھی بیان ہو جائیگا - جو موجودہ زمانہ تک اپنی نسلی اعتبار سے مخلوط نہیں ہوئیں ہیں -

(۱) ابرار النسا بیگم صاحبہ - جناب صاحبزادہ محمد احسان اللہ خانصاحب بہادر کو بیاہی گئیں صاحبزادہ صاحب کا سلسلہ نجابت حسب ذیل ہے -

جناب نواب امیر الدولہ بہادر - جناب صاحبزادہ محمد جمال خانصاحب بہادر (خانصاحب محمد زماں بہادر کی دختر امتیاز بیگم صاحبہ سے عقد ہوا) جناب صاحبزادہ محمد عنایت اللہ خانصاحب بہادر (ہمشیرہ حقیقی نواب ابراہیم علیخانصاحب بہادر رقیہ بیگم صاحبہ سے عقد ہوا) جناب صاحبزادہ محمد احسان اللہ خانصاحب بہادر شوہر ابرار النسا بیگم صاحبہ - ابرار النسا بیگم صاحبہ کی اولادیں حسب ذیل ہیں -

جناب صاحبزادہ محمد متین اللہ خانصاحب۔ جناب صاحبزادہ مستفید اللہ خانصاحب
جناب صاحبزادہ اکتفا اللہ خانصاحب بہادر۔ صاحبزادہ رشد اللہ خانصاحب۔
جناب صاحبزادہ سماحت اللہ خانصاحب۔ جناب صاحبزادہ ضیاء اللہ خانصاحب
بتول بیگم۔ افتخار النساء بیگم مرحومہ۔

(۱) اولاد صاحبزادہ متین اللہ خانصاحب مصنف بستان امیری حسب ذیل ہیں از بطن
امتیاز بیگم اندوری جو خاندان یوسف زئی سے تھیں۔

(۱) صاحبزادہ امین اللہ خاں ادیب۔ (۲) صاحبزادہ معین اللہ خاں (۳) انوار النساء بیگم
از بطن فیاض النساء بیگم اندوری ہمشیرہ خورد امتیاز بیگم مرحومہ مندرجہ ذیل اولاد ہوئی۔
(۴) صاحبزادہ محمد خاں۔ (۵) صاحبزادہ سعید احمد خاں (۶) صاحبزادہ فرید احمد خاں
(۷) صاحبزادہ جمیل احمد خاں۔ (۸) صاحبزادہ جلیل احمد خاں۔ (۹) مختار النساء بیگم۔ و
(۱۰) نزہت آرا بیگم۔

(۲) اولاد صاحبزادہ مستفید اللہ خانصاحب۔ از بطن فرید النساء بیگم دختر نواب سعادت
علیخانصاحب بہادر مرحوم۔ مستفید النساء بیگم۔

(۳) صاحبزادہ اکتفا اللہ خانصاحب ہنوز لاولد ہیں۔

(۴) صاحبزادہ رشد اللہ خاں از بطن ملکہ بانو بیگم بنت صاحبزادہ عبدالوحید خانصاحب بہادر
صاحبزادہ ارشد اللہ خاں۔ صاحبزادہ ارشاد اللہ خاں۔ ارشاد النساء بیگم۔
قدسیہ بانو بیگم۔ خورشید بانو بیگم۔

(۵) صاحبزادہ سماحت اللہ خانصاحب۔ ازبطن عصمت النسا بیگم بنت صاحبزادہ احمد خانصاحب۔ صاحبزادہ نقی اللہ خاں۔ صاحبزادہ رضاء اللہ خاں۔
رفعت النسا بیگم۔ ازبطن حمید النسا بیگم بنت بھورا خاں صاحب مرحوم ازنسل میر عالم خانصاحب۔

صاحبزادہ محمد طاہر خاں۔ صاحبزادہ محمد شاہد خاں۔
صاحبزادہ ضیاء اللہ خاں کی اولاد ازبطن خاتون بیگم بنت صاحبزادہ عبد الواسع خانصاحب مرحوم۔ صاحبزادہ محمد خاں۔ وضیاء النسا بیگم۔
(۱) بتول بیگم ازصلب صاحبزادہ عطاء اللہ خانصاحب مرحوم۔
صاحبزادہ شکور اللہ خاں۔ صاحبزادہ تحسین اللہ خاں۔ صاحبزادہ منظور اللہ خاں۔
خلیل النسا بیگم۔ مشتاق النسا بیگم۔ اقبال النسا بیگم۔ شوکت النسا بیگم
قیصر النسا بیگم۔
افتخار النسا بیگم لاولد مریں۔ مصطفےٰ خاں ٹھکانیدار بحیثیت دہ کوٹہ سے بیاہی گئی تھیں
(۲) حمایل النسا بیگم صاحبہ۔ صاحبزادہ عبد اللطیف خانصاحب سے بیاہی گئیں۔ ان کا سلسلۂ نسب نجابت حسب ذیل ہے۔

جناب نواب امیر الدولہ بہادر۔ جناب وزیر الدولہ بہادر۔ صاحبزادہ عبا اللہ خان صاحب بہادر۔ جناب صاحبزادہ عبید اللہ خانصاحب بہادر نائب الریاست
جناب صاحبزادہ عبد اللطیف خانصاحب بہادر (صاحبزادہ عبد اللطیف خانصاحب

ازبطن بنیادی بیگم صاحبہ دختر صاحبزادہ جمال خانصاحب بہادر تھے۔ ان کی دوبارہ شادی بعد انتقال شوہر اول ان کے بڑے بھائی جناب صاحبزادہ عبدالعلیم خانصاحب بہادر سے ہوئی جو دوسری والدہ سے ہیں۔ اختر النسا بیگم صاحبہ لاولد ہیں۔

(۳) حمدۃ النسا بیگم صاحبہ کا عقد جناب صاحبزادہ عبدالوحید خانصاحب بہادر سے ہوا جن کا سلسلہ نسب نجابت حسب ذیل ہے۔

نواب امیرالدولہ۔ نواب وزیرالدولہ بہادر۔ نواب محمد علیخانصاحب بہادر جناب صاحبزادہ عبدالوہاب خانصاحب بہادر مرحوم۔ (صاحبزادہ عبدالوہاب خانصاحب کی اہل خانہ قمر النسا بیگم بنت صاحبزادہ فقیر احمد یار خاں صاحب بہادر تھیں) جناب صاحبزادہ عبدالوحید خانصاحب ان کی اولاد حسب ذیل ہے۔

صاحبزادہ عبدالمعبود خانصاحب۔ صاحبزادہ عبدالسلام خانصاحب۔ ملکہ بانو بیگم۔ عزیز النسا بیگم۔ وحید النسا بیگم۔

صاحبزادہ عبدالمعبود خانصاحب کی اولاد ازبطن مجید النسا بیگم دختر جناب صاحبزادہ عبدالمجید خانصاحب مرحوم) صاحبزادہ عبدالودود خاں۔ صاحبزادہ عبدالرافع خاں۔ صاحبزادہ عبدالقادر خاں۔ صاحبزادہ عبدالمجیب خاں۔ اختر النسا بیگم

صاحبزادہ عبدالسلام خانصاحب کی اولاد ازبطن صالحہ بیگم بنت صاحبزادہ عبدالبصیر خانصاحب (۱) صاحبزادہ عبدالخالق خاں۔ (۲) صاحبزادہ نصراللہ خاں (۳) صاحبزادہ امان اللہ خاں۔ (۴) صاحبزادہ محمد جاوید خاں۔ (۵) صبیحہ فرحت بیگم۔

۱ولاد عزیز النسا بیگم از صلب صاحبزادہ عبد النافع تین دختران اور ایک لڑکا

۲ولاد وحید النسا بیگم از صاحبزادہ جلیل اللہ خاں خلف جناب صاحبزادہ عبد الصمد خانصاحب مرحوم۔

(۱) صاحبزادہ محمد علیخاں (۲) جمیل اللہ خاں۔ (۳) فرید اللہ خاں۔ (۴) انوار اللہ خاں۔

(۵) صمد احمد خاں ۶۔ احسان محمد خاں۔ (۷) رفیق النسا بیگم۔ (۸) شفیق النسا بیگم۔

(۹) روشن جہاں بیگم۔ (۱۰) نعیم النسا بیگم۔

۱ولاد جناب صاحبزادہ عبد الحفیظ خانصاحب بہادر ولیعہد از بطن اکرام النسا بیگم بنت جناب صاحبزادہ محمد اسحٰق خاں صاحب مرحوم۔ صاحبزادہ محمد اسحٰق خانصاحب کا شجرہ حسب ذیل ہے۔

نواب امیر الدولہ۔ وزیر الدولہ۔ محمد علیخانصاحب بہادر۔ صاحبزادہ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر جنکی عقد میں ایک نجیب الطرفین بیٹھانی اقبال زمانی بیگم صاحبہ آئیں۔

جناب صاحبزادہ معین الدین خانصاحب۔ اجمل النسا بیگم۔

صاحبزادہ معین الدین خانصاحب کی اولاد از بطن انوار النسا بیگم دختر جناب صاحبزادہ عبد الشکور خانصاحب بہادر حسب ذیل ہے

صاحبزادہ معز الدین خاں۔ نور النسا بیگم۔ اور از بطن سردار جہاں بیگم بنت صاحبزادہ سردار محمد خانصاحب بہادر ایک بچہ صاحبزادہ امین الدین خاں ہوا ہے۔

۲ولاد اجمل النسا بیگم از صلب صاحبزادہ عبد البصیر خانصاحب

۱۔ صاحبزادہ عبد الصمد خاں (۲) صاحبزادہ عبد القدوس خاں۔ (۳) صاحبزادہ عبد العزیز خاں
(۴) صالحہ بیگم۔ (۵) اختر النسا بیگم۔ (۶) فخر النسا بیگم۔ (۷) اشرف النسا بیگم۔
(۸) صیفورہ بیگم۔ (۹) بلقیس بیگم۔

اولاد نواب سعادت علیخانصاحب۔ از بطن جلیل الزمانی بیگم صاحبہ دختر صاحبزادہ محمد اسحق خانصاحب: (شجرہ نسب صاحبزادہ صاحب کے لیے دیکھو صفحہ (۱۴) الخانہ صاحبزادہ عبد الحفیظ خانصاحب بہادر مرحوم)

۱۔ جمیل النسا بیگم۔ ۲۔ فرید النسا بیگم۔ ۳۔ حمید النسا بیگم۔ ۴۔ زاکر النسا بیگم۔

جمیل النسا بیگم کی اولاد از صلب صاحبزادہ ضفر الدین خاں (ہمشیر زادہ نواب ابراہیم علی خانصاحب مرحوم) مسماۃ کافیہ بیگم صاحبہ مرحوم۔

(۱) صاحبزادہ ذبیر الدین خاں (۲) صاحبزادہ محمد غیاث الدین۔ (۳) صاحبزادہ محمد فیاض خاں
(۴) صاحبزادہ رفیع الدین خاں۔ (۵) صدیقہ بیگم۔ قدسیہ بیگم۔ (۶) عاشیہ بیگم ۷ کافیہ بیگم

فرید النسا بیگم کی اولاد۔ از صلب صاحبزادہ مستفید اللہ خاں۔ (دیکھو صفحہ (۱۱) اولاد صاحبزادہ مستفید اللہ خاں)

زاکر النسا بیگم کی اولاد از صلب صاحبزادہ محمد دین خاں صاحب۔

صاحبزادہ ابراہیم خاں۔ صاحبزادہ اسمعیل خاں۔ محمد زمانی بیگم۔ لطیف الزمانی بیگم۔
بصیر الزمانی بیگم۔ مسیح الزمانی بیگم۔

اولاد حمید النسا بیگم از صلب صاحبزادہ عبد الجلیل خانصاحب۔

(۱) صاجزادہ عبداللطیف خاں ۔ ۲۔ صاجزادہ عبدالرؤف خاں ۔ ۳۔ صاجزادہ عبدالستار خاں ۔ ۴۔ عزیز النسا بیگم ۔ ۵۔ سمیع النسا بیگم ۔ ۶۔ بصیر النسا بیگم ۔ ۷۔ ذکی النسا بیگم ۔ ۸۔ جلیل النسا بیگم ۔ ۹۔ فرید النسا بیگم ۔

اولاد جناب صاجزادہ عبدالرشید خانصاحب بہادر ولیعہد مرحوم از بطن حسن بانو بیگم ۔ دختر جناب صاجزادہ عبدالوہاب خانصاحب بہادر ۔ جنکا سلسلۂ نسب یہ ہے ۔ نواب امیرالدولہ بہادر ۔ نواب وزیرالدولہ بہادر ۔ نواب محمد علیخانصاحب ۔ صاجزادہ عبدالوہاب خانصاحب بہادر (صاجزادہ عبدالوہاب خانصاحب بہادر کا عقد اوّل قمرالزمانی بیگم سے ہوا)

(۱) صاجزادہ نصیرالدین خاں ۔ صاجزادہ عبدالحبیب خاں ۔ عزیز النسا بیگم ۔ انیس النسا بیگم از بطن بیگم غیر خاندانی قوم پٹھانی ہرمزی بیگم) رشید النسا بیگم ۔

صاجزادہ نصیرالدین خاں کی اولاد از بطن مظفر جہاں بیگم دختر صاجزادہ عبدالمستوفی خاں صاحب بہادر (خلف جناب صاجزادہ عبدالتواب خانصاحب بہادر)

(۱) کنیز محمدی عرف نصیر النسا بیگم ۔ از بطن لئیق الزمانی بیگم دختر صاجزادہ زین العابدین خانصاحب مرحوم

(۲) نعیم النسا بیگم ۔

صاجزادہ عبدالحبیب خاں کی اولاد از بطن جمیل النسا بیگم بنت محمد علی خانصاحب

صاجزادہ راشد علی خاں ۔ غفیرہ بیگم ۔ ارشاد النسا بیگم ۔

عزیز النسا بیگم کی اولاد از صلب صالح محمد خانصاحب مرحوم جاگیردار طالب پورہ ۔

امیر محمد خاں و وزیر محمد خاں

انیس النسا بیگم کی اولاد از صلب احمد خاں صاحب خلف شیر عالم خانصاحب مرحوم

سلطان محمد خاں ۔ فضل الرزاق خاں

اولاد رشید النسا بیگم از صلب صاحبزادہ محمد علی خانصاحب ۔ صاحبزادہ محمود علی خاں

سعید النسا بیگم ۔ ملکہ بیگم ۔

(۷) جنابہ رشید النسا بیگم صاحبہ (پوٹیا بیگم) کا عقد ہوا جناب صاحبزادہ عبدالشکور خاں صاحب بہادر سے جن کا سلسلۂ نجابت حسب ذیل ہے ۔

امیر الدولہ بہادر ۔ وزیر الدولہ بہادر ۔ محمد علیخانصاحب بہادر ۔ جناب صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب بہادر (عقد ہوا بدر الزمانی بیگم صاحبہ سے جو نواب حافظ محمد رحمت خانصاحب والی رہیلکھنڈ کی پوتی تھیں) جناب صاحبزادہ عبدالشکور خانصاحب بہادر

اولاد بوٹا بیگم

فردوس النسا بیگم ۔ انوار النسا بیگم ۔

فردوس النسا بیگم کی شادی جوناگڈھ سید محمد صاحب سے ہوئی ہنوز لاولد ہیں ۔

انوار النسا بیگم کی اولاد از صلب صاحبزادہ معین الدین خاں صاحب (ز بکھو صفحہ

نوٹ :۔ انوار النسا بیگم کا دوسرا عقد جناب صاحبزادہ مصطفےٰ علی خانصاحب سے ہوا جو نواب حافظ رحمت خانصاحب والی روہیلکھنڈ کے پانچویں پشت میں ہیں ۔

جن سے ہنوز کوئی اولا- نہیں ہے -

نواب صاحب کے آٹھ محل ہوئے اور اندازاً ۲۸ حرم -

محلات کے اسمائے گرامی :-
۱- جناب ملکہ عالیہ نواب فردوس زمانی بیگم صاحبہ (پاٹ رانی)
۲- جنابہ نواب بدر جہاں بیگم صاحبہ -

۳- جنابہ نواب خاتون زمانی بیگم صاحبہ - (لاولد) ۴- جنابہ ہاجرہ بیگم صاحبہ -
۵- جنابہ نواب خلیل الزمانی بیگم صاحبہ (لاولد) ۶- جنابہ رفیع الزمانی بیگم صاحبہ (بعد عقد صدرۃ النسا بیگم ایک لڑکی ہوئیں) ۷- جنابہ جمیل الزمانی بیگم صاحبہ (والدہ ماجدہ نواب العباحا جب ل)
۸- جنابہ نواب امین الزمانی بیگم صاحبہ (ان سے ایک صاحبزادی عفیف النسا بیگم ہوئیں)

ہمیں ان تمام محلات کے مفصّل حالات انکی اولادوں - اور ان کے حسب و نسب پر اس مختصر سے رسالہ میں روشنی ڈالنی منظور نہیں ہے پھر کسی موقعہ پر دیکھا جائیگا - ہم نے صرف مخصوص بیگمات کا تذکرہ اس رسالہ میں کیا ہے منجملہ ان کے ہاجرہ بیگم صاحبہ ایک پٹھانی شریف النسل اور نجیب الطرفین تھیں جن سے مندرجۂ ذیل اولاد نواب ابراہیم علیخانصاحب بہادر کی پیدا ہوئی -

جناب نواب فاروق علیخانصاحب بہادر - جناب صاحبزادہ عثمان علیخانصاحب بہادر
انصار النسا بیگم - صابر النسا بیگم - فاروق النسا بیگم - افضل النسا بیگم -

ریاست کا انتقال

نواب ابراہیم علیخانصاحب بہادر کے روبرو ان کے انتقال سے چند سال قبل جناب صاحبزادہ عبدالحفیظ خانصاحب بہادر کا انتقال ہوگیا۔ اسوجہ سے صاحبزادہ معین الدین خاں کے عوض ان کے حقیقی بھائی حسب شریعت مصطفویہ اپنے باپ کے ورثہ کے مالک ہوئے۔ اور نواب سعادت علیخانصاحب بہادر تخت نشین ہوگئے۔

ان کے بھی چونکہ نرینہ اولاد نہ تھی۔ اسوجہ سے ان کے برادر خورد جناب صاحبزادہ عبدالرشید خانصاحب بہادر ان کے بعد نواب ہوئے۔ اور انھیں مبلغ ایک ہزار روپیہ ماہوار ملتا رہا۔ لیکن افسوس ہے کہ ان کا انتقال بھی نواب صاحب بہادر کے روبرو ہی ہوگیا اور اسوجہ سے صاحبزادہ نصیرالدین خانصاحب ولیعہد نہ ہوسکے اگر صاحبزادہ عبدالرشید خانصاحب درجہ ولیعہدی سے نکل کر نوابی حاصل کر لیتے تو صاحبزادہ نصیرالدین خانصاحب ہی ریاست کے جائز حقدار تھے۔

نواب سعادت علیخانصاحب بہادر کے انتقال کے بعد چونکہ چچا صاحبزادہ فاروق علیخانصاحب بہادر موجود تھے اس وجہ سے صاحبزادہ نصیرالدین خاں مقابلہ میں نہیں آئے اور ریاست نواب فاروق علیخانصاحب بہادر کی طرف منتقل ہوگئی۔

نواب فاروق علیخانصاحب بہادر کے اچانک انتقال پر ریاست ایک نازک دور سے گذر رہی تھی۔ ہندوستان آزاد ہوچکا تھا۔ اور ریاستیں

مطلق العنان تھیں۔ جاورہ میں جو تنازعہ ہوکر ریاست میں تباہی نازل ہوئی وہ پیش نظر تھی۔ نواب فاروق علیخانصاحب بہادر مرحوم کے زمانہ حیات سے نواب ابراہیم علیخانصاحب بہادر کی اولادوں میں حصول ریاست کا تنازعہ تھا خاندان اور رعایا نے نواب اسمٰعیل علیخانصاحب بہادر کو جو بحیثیت جائز اولاد حقدار تھے اسی رات قبل دفن مرحوم گدی نشین کردیا اور نہایت وفاداری خلوص اور اطاعت شعاری کے ساتھ تمام خاندان اور صاحبزادہ نصیرالدین خاں نے نذر پیش کردی۔ کچھ روز بعد صاحبزادہ معین الدین خانصاحب نے حق وراثت کا دعوےٰ گورنمنٹ ہند میں پیش کردیا لیکن وہ تنہا تھے۔ خاندان نے انکا ساتھ نہیں دیا۔ ابرارالنسا بیگم و احمرالنسا بیگم و لوٹا بیگم تینوں نے سمجھا کر معین خانصاحب سے باز دعویٰ دلایا۔ عزت کئے جانیکے قابل ہے۔

صاحبزادہ معین الدین خانصاحب کی سیر چشمی ہے کہ انھیں جو معاوضہ گرانقدر دست برداری دیا جاتا تھا۔ نامنظور کردیا۔ اور بلا معاوضہ باز دعویٰ دیا۔

صاحبزادہ نصیرالدین خانصاحب نے بھی چچا کے مقابلہ میں اس موقعہ پر تنازعہ پیدا کرنا نہیں چاہا۔ اندیشہ تھا کہ اس تنازعہ میں ٹونک کا حشر بھی جاورہ جیسا ہو۔

صاحبزادہ نصیرالدین خاں کا یہ ایثار اور انکی دوراندیشی قابل ستائش وداد ہے۔

خاندان کیوں صاحبزادہ معین الدین خانصاحب کے شریک نہیں ہوا؟ اس کی دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ ولیعہد نواب ابراہیم علیخانصاحب صاحبزادہ تھے۔ اور

نواب سعادت علیخانصاحب کے ولیعہد صاحبزادہ عبدالرشید خانصاحب کے صاحبزادہ صاحبزادہ نصیرالدین خانصاحب تھے۔ جن کی حقیقت قریبہ تھی۔ اسلئے سمجھدار طبقہ ان کے دعوے کو بحق وراثت یہ مقابلہ نواب صاحب حال درست نہیں سمجھتا تھا۔

"پانچویں عورت ناجائز"

اہل سُنت والجماعت کے یہاں ایک مرد چار بیویوں سے زیادہ اپنے نکاح میں نہیں رکھ سکتا۔ نواب ابراہیم علیخانصاحب بہادر کے محلات منکوحہ بیگمات کے ہمیشہ چار رہے۔ ابتدا میں جو محلات رہے وہ یہ تھے۔

بدرجہاں بیگم۔ خاتون بیگم۔ ملکہ عالیہ نواب فردوس زمانی بیگم، وہاجرہ بیگم۔

جب خلیل الزمانی بیگم سے عقد کیا تو ہاجرہ بیگم صاحبہ کو طلاق دی اور جب رفیع الزمانی بیگم صاحبہ سے عقد کیا تو خاتون بیگم کو طلاق دیدی۔ اخیر عمر میں نواب صاحب ابراہیم علی خانصاحب بہادر کے یہ محلات موجود رہے۔

جنابہ ملکہ عالیہ فردوس زمانی بیگم صاحبہ۔ جنابہ خلیل الزمانی بیگم صاحبہ۔ جنابہ جمیل الزمانی بیگم صاحبہ (والدہ ماجدہ نواب صاحب حال) اور جنابہ امین الزمانی بیگم صاحبہ۔ (یہ قوم کی پٹھانی ہیں) ان چاروں بیگمات سے کسی کو بھی طلاق دینا ثابت نہیں۔ اس وجہ سے پانچواں عقد حسب شرح محمدی جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔

بعض نافہم و ناواقف حقیقت لوگوں نے صاحبزادہ معصوم علیخانصاحب کو ولیعہدی

امید بندھادی ہے۔ ہم خیر خواہانہ طور پر صاحبزادہ صاحب موصوف سے عرض کرینگے کہ وہ اس چکر میں نہ پڑیں۔ نواب ابراہیم علیخان صاحب کی کسی بیگم صاحبہ کی طلاق کا بار ثبوت ان پر عائد ہوگا اور وہ اس ثبوت پیش کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکینگے۔ نواب صاحب ایک انتہائی خود غرض اور خود مختار شخصیت تھی۔ دو بیگمات کو بلا لحاظ بدنامی محض اپنے نفس کی خاطر علانیہ طلاقیں دیں۔ کوئی وجہ نہیں کہ وہ ان چہار بیگمات موصوفہ صدر سے اگر کسی کو طلاق دیکر پانچواں نکاح کرتے تو پھر پوشیدہ رہ سکتا۔

نواب ابراہیم علیخان صاحب کا یہ لکھ دینا کہ میری فلاں اولاد جائز ہے۔ اور فلاں ناجائز احکام شرعی کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ چار عورتوں میں سے جبکہ طلاق دیا جانا کسی عورت کیلئے ثابت نہیں کیا جاسکتا تو زید کا یہ لکھنا کہ انکی پانچویں بیوی سے اولاد جائز ہے کیونکر قابل تسلیم اور باوقعت ہو سکتا ہے۔

اگر نواب صاحب حال کے (خدا نخواستہ) کوئی اولاد نہ ہوئی تو میرے خیال میں بحیثیت اصول و نجابت نسلی و حق وراثت پدری یہ ریاست پھر صاحبزادہ نصیر الدین خان صاحب کی طرف منتقل ہونی چاہیئے۔

سچی بات ہمیشہ تلخ و ناگوار ہوتی ہے کیونکہ وہ خواہش نفسانی اور غرض کے خلاف ہوتی ہے۔ سمجھدار آدمی کا یہ فرض ہے کہ وہ ٹھنڈے دل سے کہنے والے کی بات کو سننے اور اس پر غور کرے۔ لہذا صاحبزادہ معصوم علیخان صاحب کو بھی اسی ٹھنڈے دل سے غور کرکے ان خوشامد اور ناسمجھوں کی خوش کن اور امید افزا باتوں اور مشوروں کو اپنے حق میں سم قاتل سمجھنا چاہیئے۔

یہ بھی صاحبزادہ موصوف پر واضح رہے کہ اب انگریزی حکومت نہیں ہے۔ جہاں روپیہ خرچ کرکے جائز ناجائز اور ناجائز جائز ہو جایا کرتا تھا اب یہ ہندوستان کی آزاد اور منصف حکومت ہے۔ جو راہ انصاف سے کسی قیمت پر بھی نہیں ڈگمگا سکتی۔ آج کسی کا جائز حق کسی قیمت پر بھی نہیں خریدا جا سکتا۔

موجودہ دور کی نزاکت کا احساس بھی صاحبزادہ صاحب کو چاہئیے۔ اسی احساس کامل نے صاحبزادہ معین الدین خانصاحب کو باز دعوے دینے پر مجبور کیا۔ اور صاحبزادہ نصیر الدین خانصاحب کو بالکل سکوت و خموشی پر۔ ہوگا تو حقدار ہی کامیاب۔ لیکن اس مسئلہ کو اگر متنازعہ بنا دیا گیا تو بہت سی ایسی باتیں روشنی میں آجائینگی جو امتداد زمانہ سے زبان پر نہیں آتی ہیں۔ اور بلا وجہ انہیں مصارف کا بار برداشت کرتے ہوئے ناکامیابی کا صدمہ علیحدہ اٹھانا پڑیگا۔ ساتھ ہی یہ نمود اسلافی اگر خدانخواستہ معرض خطر میں پڑ گئی تو اسکی ذمہ داری کس پر ہوگی؟ اور اس نمود ظاہری حیات آسا کی فنا (خدانخواستہ) ابھی ابدی لعنت کا طوق ہوگا جو گردن سے نکالے نکل سکیگا۔ بر رسولاں بلاغ باشد و بس۔

دل کے اطمینان کھو دینے کا خواہش نام ہے
ہر طرح تکلیف ہے جو کوشش آرام ہے۔ (واثق)

نواب ابراہیم علیخانصاحب بہادر کی اولاد جائز و ناجائز کے اظہار کے ساتھ ہی ناظرین پر یہ بھی واضح ہو گیا کہ ملکہ عالیہ نواب فردوس زمانی بیگم صاحبہ کی لڑکیوں کی شادی نجیب الطرفین اہل خاندان میں ہوئیں اور اسی طرح ان کے صاحبزادوں کی شادیاں

بھی ایسے ہی شاخہائے خاندان پیدا ہوئیں۔
اسی وجہ سے ان شاخوں کا سلسلۂ نسب اور انکی نجابت ظاہر کردی گئی۔ یہ التزام
دوسری بیگمات کی اولادمیں نہیں رکھا گیا چنانچہ تاجرہ بیگم صاحبہ کی لڑکیاں ولڑکوں
کی اولادیں بلا امتیاز نجابت بیاہ دی گئیں۔ نواب فاروق علیخانصاحب بہادر کی دو
لڑکیاں بھی تاج النسا بیگم اور مسعودہ بیگم کی شادیاں شاخہائے نجیب میں نہیں دیں۔
تاج النسا بیگم کی شادی صاحبزادہ محمد نصیر خان خلف جناب صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب بہادر مرحوم
سے ہوئی۔ انکا سلسلۂ نسب حسب ذیل ہے۔ نواب امیرالدولہ بہادر۔
نواب وزیرالدولہ بہادر۔ صاحبزادہ محمد لطیف خانصاحب بہادر۔ صاحبزادہ محمد خانصاحب بہادر
صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب بہادر۔ صاحبزادہ محمد نصیر خانصاحب (دوم)
نواب وزیرالدولہ کی شادی بعض پولیٹیکل مصلحتوں سے نواب امیرالدولہ بہادر نے
مہاراجہ گوالیار کی صاحبزادی سلطان جہاں بیگم سے کرادی تھی۔ مہاراجہ گوالیار کی یہ لڑکی ایک
مسلم طوائف کے بطن سے تھی جس نے یہ شرط کرلی تھی کہ اگر لڑکا پیدا ہو تو مرہٹہ مذہب پر
رکھا جائیگا۔ اور اگر لڑکی ہوگی تو اسلام پر۔ چنانچہ سلطان جہاں بیگم اسلام پر پرورش
پائیں۔ اور نواب وزیرالدولہ سے بیاہی گئیں۔ مہاراجہ کا خیال یہ تھا کہ اگر نواب
وزیرالدولہ بہادر میرے سلام کو حاضر ہوئے تو سرونج کا متصلہ و مقبوضہ گوالیار علاقہ لڑکی کو
جہیز میں دیکر جندو دلٹونک میں شامل کردیا جائیگا۔ اسی عہدو پیمان و تحریک و تحریر از
مہاراجہ پر نواب امیرالدولہ بہادر اس لڑکی کو بیاہنے پر تیار ہوگئے تھے۔ نواب وزیرالدولہ

صاحبزادہ شفیع اللہ خانصاحب کا سلسلہ نواب محمد علیخانصاحب بہادر کے پوتوں اور پوتیوں تک میں فی الحال نجابت اسلامی موجود ہے۔ آیندہ جو حال بھی ہو۔

نواب امیر الدولہ ... کے سلسلہ نسب میں ولایتی میاں مرحوم اور صاحبزادہ عبدالحمید خانصاحب مرحوم سابق اسسٹنٹ ہوم کی نسل میں نجابت موجود ہے جنکا سلسلۂ نسب صاحبزادہ حامد سعید خانصاحب و صاحبزادہ عبد المعید خانصاحب و عبد الرشید خانصاحب تک پہونچتا ہے۔

بیان کردہ نواب محمد علیخانصاحب بہادر کے پوتوں اور پوتیوں تک میں عموماً نجابت محفوظ ہے۔

نواب محمد علیخانصاحب بہادر کی اولاد حسب ذیل ہے۔

از بطن نواب خورشید زمانی بیگم صاحبہ

۱۔ جناب نواب ابراہیم علیخانصاحب بہادر۔ (نواب ابراہیم علیخانصاحب بہادر کی جائز و نجیب اولاد بیان کی جا چکی)

۲۔ جناب صاحبزادہ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر۔ ۳۔ جناب صاحبزادہ عبد الوہاب خانصاحب بہادر

۴۔ جناب صاحبزادہ عبد الحمید خانصاحب بہادر۔ ۵۔ جنابہ رقیہ بیگم صاحبہ۔

۶۔ جنابہ امتہ اللہ بیگم صاحبہ۔ ۷۔ جنابہ کافیہ بیگم صاحبہ۔

از بطن مشرف بیگم صاحبہ

۸۔ جنابہ رخشی جہاں بیگم صاحبہ۔
از بطن محمد زمانی بیگم۔
۹۔ جناب صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب بہادر
۱۰۔ جناب صاحبزادہ محمد رفیق خانصاحب بہادر۔
از بطن جہاں آرا بیگم صاحبہ
۱۱۔ جناب صاحبزادہ صفی اللہ خانصاحب بہادر
۱۲۔ جناب صاحبزادہ عبدالصمد خانصاحب بہادر۔۔ امتہ الرحمٰن بیگم۔ مرحومہ المخاطبہ
اوّل۔ فیروز بیگ بہادر۔

اولاد جناب صاحبزادہ محمد سحق خانصاحب بہادر از بطن اقبال زمانی بیگم صاحبہ

(۱) جناب صاحبزادہ محمد الیاس خاں صاحب بہادر
۲۔ جناب صاحبزادہ سردار محمد خانصاحب بہادر۔ (۳) جنابہ غفیرہ بیگم صاحبہ۔
(۴) جنابہ اکرام النسا بیگم صاحبہ۔ (۵) جلیل الزمانی بیگم صاحبہ۔

اولاد جناب صاحبزادہ عبدالوہاب خانصاحب بہادر از بطن قمر الزمانی بیگم صاحبہ
جناب صاحبزادہ عبدالوحید خانصاحب بہادر۔
جناب صاحبزادہ عبدالتواب خانصاحب بہادر۔۔ اکرام النسا بیگم۔
حسن بانو بیگم۔ عصمت النسا بیگم۔ زبیرہ بیگم۔

اولاد جناب صاحبزادہ عبدالرحیم خانصاحب بہادر از بطن گیتی آرا بیگم صاحبہ

جناب صاحبزادہ عبدالسمیع خانصاحب بہادر مرحوم۔

جناب صاحبزادہ عبدالمنعم خانصاحب بہادر۔

روشن آرا بیگم۔ سریا آرا بیگم۔ عالم آرا بیگم۔

اولاد جناب صاحبزادہ عبدالحمید خانصاحب بہادر از بطن حجاب بیگم صاحبہ مرحومہ

جناب صاحبزادہ عبدالمجید خانصاحب بہادر مرحوم۔

۲ اولاد جنابہ رقیہ بیگم صاحبہ از صلب جناب صاحبزادہ محمد عنایت اللہ خانصاحب بہادر

جناب صاحبزادہ محمد احسان اللہ خانصاحب بہادر

جنابہ امتہ اللہ بیگم صاحبہ لاولد مرین شہزادہ ثریا جاہ مرحوم کو دہلی بیاہی گئیں۔

۲ اولاد جنابہ کافیہ بیگم صاحبہ مرحومہ از صلب صاحبزادہ ۲ میلو الدین خانصاحب مرحوم

۱۔ جناب صاحبزادہ نصیر الدین خانصاحب بہادر۔

۲۔ جناب صاحبزادہ خضر الدین خانصاحب مرحوم ۳۔ شمس النسا بیگم مرحومہ۔

۴۔ فخر النسا بیگم مرحومہ۔ ۵۔ نامعلوم۔ ۶۔ نامعلوم۔

۲ اولاد جناب صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب بہادر از بطن بدیع الزمانی بیگم صاحبہ مرحومہ

جناب صاحبزادہ عبدالشکور خانصاحب بہادر۔ جناب صاحبزادہ عطا اللہ خانصاحب بہادر

جناب صاحبزادہ عبدالمنعم خانصاحب بہادر۔ کلثوم بیگم۔ آسیہ بیگم۔

۲ اولاد جناب صاحبزادہ محمد رفیق خانصاحب بہادر کی اولاد از بطن عافیہ بیگم صاحبہ

جناب صاحبزادہ محمد عتیق خانصاحب بہادر۔

۱ از بطن غوثیہ بیگم صاحبہ
جناب صاحبزادہ محمد رفیق خانصاحب بہادر رفیق جنگ۔
جناب صاحبزادہ محمد خلیق خانصاحب بہادر۔ رفیق النسا بیگم۔
۲ اولاد جناب صاحبزادہ صفی اللہ خانصاحب بہادر ۱ از بطن حمیدہ بیگم صاحبہ
۱۔ جناب صاحبزادہ سمیع اللہ خانصاحب بہادر۔
۲۔ زبدۃ النسا بیگم (عرف امیر بیگم)
۲ اولاد جناب صاحبزادہ عبد الصمد خانصاحب از بطن سردار بیگم صاحبہ۔ (خانصاحب
منوخانصاحب کی صاحبزادی)۔ ۱۔ جناب صاحبزادہ سلطان محمد خانصاحب بہادر
۲۔ جناب صاحبزادہ خلیل اللہ خانصاحب بہادر۔ ۳۔ شبیدہ بی۔
بیان کردہ نواب محمد علی خانصاحب بہادر کے پوتوں اور پوتیوں تک میں عموماً
نجابت محفوظ ہے۔

حسب خواہش احباب جہانتک میری نگاہ اور یاد نے کام کیا مختصر طریقہ پر شاخہائے
نجیب خاندان امیریہ کو اس مختصر سے رسالہ میں ظاہر کردیا ہے۔ اگر میری نگاہ سے
کوئی شاخ رہ گئی ہو تو میں قابل معافی ہوں۔ کیونکہ میں نے نہ قصداً نظرانداز کی اور نہ میں نے
اسکی ترتیب میں کسی سے مدد لی۔ نہ مشورہ کیا۔ جو صاحب مجھے اسکے متعلق اطلاع دینگے۔
میں دوسرے ایڈیشن میں اسے بالضرور شائع کردونگا۔ فقط

خیر اندیش خاندان امیریہ۔
واثق ٹونکی۔ ۲۵ ستمبر ۱۹۲۹ء